Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کو اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں لانے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے

لیکن ان کی زندگیوں میں انقلاب لانے سے پہلے ہمیں اپنی زندگیوں میں انقلاب لانا پڑیگا

اگر ہم نے احکامِ الٰہی کی ذرا بھی نافرمانی کی تو ہمیں یومِ عظیم کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

مسجد دارالذکر لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری کا خلاصہ

لاہور یکم فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الانعام کی آیات ۱۵ تا ۱۹ اور سورۃ یونس کی آیات ۱۶، ۱۷ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے احباب جماعت کو دین میں بدعات اور بد رسوم کو رواج دینے اور ان کی پیروی کرنے کی ہلاکت آفرینی سے بہت پُر اثر انداز میں خبردار فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قرآنی نظامِ حیات پر (جس کا نہایت ہی دلکش نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں پیش فرمایا) کما حقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ بنی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے اور انہیں اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں لانے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نہایت اہم اور عظیم ذمہ داری ہے۔ دوسروں کی زندگیوں میں انقلاب لانے کے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ اس جماعت پہلے خود اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کریں۔

حضور نے واضح فرمایا کہ سورۃ الانعام کی آیات ۱۵ تا ۱۹ میں بہت وسیع مضمون بیان ہوا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار ہوں اور یہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور سورۃ یونس کی آیات ۱۶ و ۱۷ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ مخالفینِ اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اے محمدؐ تو اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آ جو ہماری مرضی کے مطابق ہو یا کم از کم اس قرآن میں ہی ہماری مرضی کے مطابق کچھ تغیر و تبدل کر دے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلوایا کہ یہ میرا کام نہیں یعنی مجھ میں یہ قدرت نہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تغیر و تبدل کر دوں جو کچھ مجھ پر بذریعہ وحی حکم نازل کیا جاتا ہے۔ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

ان ہر دو سورتوں کی محولہ بالا آیات میں بیان کردہ مضمون پر بہت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالتے اور ان میں سے ہر آیت کی نہایت ہی لطیف اور پُر معارف تفسیر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا اس سارے مضمون میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے رسول ہیں جو پیار خدا تعالیٰ کا آپؐ کو حاصل ہوا اور جو ہر قسم اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرمایا وہ اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ کوئی نہیں کہ جو آپؐ کی گرد کو بھی پہنچ سکے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ کہلوایا کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ یعنی یہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے اس بڑے دن کے عذاب سے کون بچائے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اوّل المسلمین ہیں۔ یعنی سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے۔ آپؐ کے متعلق تو نافرمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپؐ سے یہ کہلوایا۔ یہ اعلان آپؐ سے دراصل ہمارے لئے کروایا گیا ہے کہ ہم اپنی اپنی فکر کریں اور سوچیں کہ اگر ہم نے ذرا بھی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تو کوئی ہمیں یومِ عظیم کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ بہت خوف کا مقام ہے۔

حضور نے خطبہ کے دوران مزید فرمایا کہ جو

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مسجد دارالذکر لاہور میں نمازیوں کا اجتماعِ عظیم

لاہور یکم فروری۔ مسجد دارالذکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور و ضلع کے احباب (مرد اور مستورات) اس کثرت سے آئے ہوئے تھے کہ وسیع و عریض مسجد کا مسقف حصہ صحن بالائی منزلوں کی گیلریاں اور کمرے حتیٰ کہ آخری منزل کی چھت اور مسجد کا پورا احاطہ پُر شوق نمازیوں سے پٹا پڑا تھا اور ہر طرف لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کا یہ اجتماعِ عظیم دیکھ کر خطبہ جمعہ کے آغاز میں فرمایا مسجد دارالذکر میں کئی سالوں کے بعد آنا ہوا ہے۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنی چھوٹی ہو چکی ہوگی۔ مسجد بنانے والوں نے یہ سوچا ہوگا کہ وہ بہت بڑی مسجد بنا رہے ہیں۔ لیکن اب احباب کی کثرت کی وجہ سے یہ بھی چھوٹی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی بڑی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۴ تبلیغ ۱۳۵۹ھش ۴ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۸

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۳ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ سے باہر چند یوم قیام فرمانے کے بعد ۲ فروری کو بخیریت واپس ربوہ پہنچ گئے۔ حضور کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم سیدی کو صحت و عافیت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کے منصوبوں اور مقاصد کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اور آپ کو لمبی کام کرنے والی عمر عطا کرے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

مدیر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ
۴ تبلیغ ۱۳۷۶ ہش

حقیقی مومنوں کی ایک بہت بڑی خوش بختی

مامورین الٰہی کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی شدید مخالفت ہوئی۔ ان پر ایمان لانے والے ہمیشہ تعداد میں تھوڑے اور کمزور و بے بضاعت ہوتے تھے جب کہ ان کے مخالف تعداد میں بھی زیادہ ہوتے اور قوت و طاقت اور وسائل میں بھی۔ اس کے باوجود کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا جو غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب نہ ہوا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مخالفینِ حق کا تمام انحصار اپنی کثرت تعداد اور قوت و طاقت اور وسائل کی بہتات پر ہوتا ہے اور وہ انہی پر بھروسہ کرتے ہیں جبکہ مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کا تمام تر انحصار دعاؤں پر ہوتا ہے اور وہ صرف اور صرف اپنے قادرِ مطلق خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ایسی بہت سی دعاؤں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض دعائیں یہ ہیں:-

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرہ آیت ۲۵۱)

ترجمہ:- اے ہمارے رب ہم پر قوتِ برداشت نازل کر اور (راہِ حق پر) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (حق کے طاقتور) منکروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۲۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (آلِ عمران آیت ۱۴۸)

ترجمہ:- اے ہمارے رب ہمارے قصور (یعنی بشری تقاضا کے ماتحت سرزد ہونے والی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور (حق کے) منکروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۳۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸۷)

ترجمہ:- اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے (اٹھانے کی) ہمیں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس (حق کے) منکروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

۴۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۹۵)

ترجمہ:- اے ہمارے رب! ہمیں وہ کچھ دے جس کا تو نے اپنے رسولوں (کی زبان) پر ہم سے وعدہ کیا ہے (یعنی نصرت اور غلبہ عطا فرما)۔ اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا تو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

طاقتور اور زور آور مخالفینِ حق کے ظلم و ستم کے آئینہ دار انتہائی نامساعد حالات اور اس کے بالمقابل اپنی انتہائی کمزوری و بے بضاعتی اور بے بسی و بے چارگی کے ہم میں ایک طرف مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین اللہ تعالیٰ کے حضور حق کے دنیا میں غالب آنے کے لئے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے فرشتے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوم اور مخلص و فدائی بندوں کی مظلومیت اور بے بسی و بے چارگی سے متاثر ہو کر ان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے دعاؤں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے حق میں اپنے ان ملائکہ مقربین کی دعاؤں کا بھی قرآن مجید میں ذکر کیا ہے چنانچہ وہ ان کی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۔ (المومن آیات ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:- وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور جو اس (یعنی عرش) کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں اور اس (یعنی حمد کرنے) پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں کو اور تیرے (بتائے ہوئے) راستے پر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی دائمی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور تو ان کو تمام تکالیف سے بچا اور جس کو تو اس دن تکلیفوں سے محفوظ رکھے تو یقیناً تو نے اس پر رحم کیا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

عرشِ الٰہی کو اٹھانے والے اور عرش کے اردگرد پھیلے ہوئے فرشتوں کی مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کے حق میں یہ جامع اور ہمہ گیر دعائیں ان کی دین و دنیا کی فلاح اور ان کی نسلوں اور اگلوں اور پچھلوں سب کے فائز المرام ہونے پر حاوی ہیں۔ ایک طرف مامورینِ الٰہی اور ان کے کمزور و بے بضاعت متبعین کی دردمندانہ دعائیں فرشِ زمین سے عرش کی طرف بلند ہو رہی ہوتی ہیں اور دوسری طرف خود عرش کے اردگرد پھیلے ہوئے فرشتے ان کے لئے دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں۔ بھلا جب بندوں کی دعاؤں کے ساتھ ملائکۃ المقربین کی دعائیں بھی شامل ہوں تو وہ کیوں مقبول نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو جن سے زمین و آسمان گونج رہے ہوتے ہیں قبول فرماتا ہے اور اپنے کمزور و بے بضاعت بندوں کی مشکلات اور ان کے مصائب دور کر کے انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔

مخالفینِ حق کی نظر ایک طرف اپنی کثرت و قوت پر اور دوسری طرف حق پرستوں کی کمزوری و بے بضاعتی پر ہوتی ہے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں ہوتا کہ وہ خود مغلوب ہوں گے اور حق پرست غالب آ جائیں گے۔ وہ قبل از وقت ہی اپنی فتح کے شادیانے بجا رہے ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت ان کی نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے کہ کمزور و بے بضاعت حق پرست ہی نہیں بلکہ آسمان پر فرشتے بھی غلبۂ حق کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اور خود عرشِ الٰہی کے اردگرد حق پرستوں کی کامیابی کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں۔ بندوں اور فرشتوں کی یہ دعائیں ہی دنیا میں انقلاب لانے اور حق کو غالب کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

الغرض مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی یہ بہت بڑی خوش بختی ہوتی ہے کہ عرشِ الٰہی کے اردگرد پھیلے ہوئے فرشتے بھی ان کی کامیابی اور حق کے غلبہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کی ایک عظیم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ایسے اعمال بجا لائیں کہ وہ ہمیشہ ہی فرشتوں کی دعاؤں کے مورد بنے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سورۃ الفاتحہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری تفسیر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حاتم الطائی کے بیٹے کا دلچسپ واقعہ

عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے کہا کہ عدی بن حاتم آیا ہے۔ اور میں بغیر کسی امان اور تحریر کے چلا آیا تھا۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس سے پہلے آپؐ فرما چکے تھے۔ کہ میں امید رکھتا ہوں (ایک دن) اللہ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ عدی کہتے ہیں کہ حضورؐ میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے (راستہ میں) حضورؐ کو ایک عورت ملی۔ جس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا ان دونوں نے عرض کی مجھے حضورؐ سے کچھ کام ہے۔ حضورؐ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کے کام سے فارغ ہوئے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے آئے۔ ایک لڑکی نے آپؐ کے لئے گدیلا بچھا دیا۔ حضورؐ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ میں سامنے بیٹھ گیا۔ حضورؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں لا الہ الا اللہ کہنے میں کیا حرج ہے؟ کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو معبود مانتے ہو۔ میں نے عرض کی نہیں پھر حضورؐ کچھ دیر باتیں فرماتے رہے۔ پھر فرمایا تمہیں اللہ اکبر کہنے میں تامل ہے۔ تو کیا اللہ سے بڑی کوئی ہستی تم جانتے ہو؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا (پھر) یہودی تو وہ ہیں جن پر غضب نازل ہو چکا۔ اور نصاریٰ گمراہ ہیں (یعنی یہودی مغضوب علیہم اور نصاریٰ ضالین ہیں) عدی بن حاتم کہتے ہیں۔ تب میں نے کہا۔ حضورؐ میں موحد مسلمان ہوتا ہوں۔ (ترمذی کتاب التفسیر)

فاتحہ — مقبول اور کامل دعا

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے الصلوٰۃ (یعنی دعائے فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف کر کے تقسیم کر لیا ہے۔ نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے۔ اور میرے بندے نے جو مانگا میں اسے دوں گا (یعنی اھدنا کی دعا قبول کروں گا) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بے شک) پڑھ لو (جب) بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی۔ جب بندہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ نے میری تعریف و ثنا کی۔ جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے مابین ہے۔ اس کا اول (ایاک نعبد کا فقرہ) میرے لئے اور اس کا دوسرا حصہ (ایاک نستعین) میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اسے ملے گا اور جب بندہ اھدنا الصراط المستقیم سے ولا الضالین تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اس کو دوں گا۔ (مسلم و ترمذی)

آمین کا مطلب

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اللہ کے رسول! آمین کے کیا معنے ہیں؟ فرمایا (رب افعل یعنی اے میرے رب ایسا ہی کر۔

آمین کہنے کا طریق

ابو میسرہؓ سے روایت ہے کہ جب جبریلؑ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فاتحہ پڑھائی اور ولا الضالین پر پہنچے تو کہا آمین کہئے۔ تب حضورؐ نے آمین کہی۔ (ابن ابی شیبہ)

ے وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین کہا تو فرمایا رب اغفرلی آمین یعنی اے میرے رب مجھے بخش دے اور قبول کر۔ (طبرانی)

ے ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ آمین کہتے ہوئے آواز لمبی فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

ے اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ولا الضالین پر تین مرتبہ آمین کہا۔ (طبرانی)

آمین کی برکت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بسم اللہ کے فاتحہ پڑھ کر آمین کہتا ہے۔ آسمان میں کوئی بھی مقرب فرشتہ نہیں مگر وہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔ (دیلمی)

ے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری (دعا) قبول کرے گا (ابوداؤد، نسائی)

ے ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ (متفق علیہ)

ے ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام ولا الضالین کہتا ہے اور اس کے مقتدی آمین کہتے ہیں تو آسمان والے بھی ساتھ آمین کہتے ہیں اور اہل سماء اور اہل زمین کی آواز باہم مل جاتی ہے اور جو آمین نہیں کہتا وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جس نے لوگوں کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ سب نے تیر چلائے اور ان کے تیر نکل گئے سوائے ایک شخص کے۔ اس نے کہا میرا تیر کیوں نہیں نکلا۔ اسے کہا گیا تم نے آمین نہیں کہی (ابن مودویہ)

ابو زید نمیریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات باہر نکلے تو ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بڑے الحاح سے دعا کر رہا تھا۔ حضورؐ کھڑے ہو کر سننے لگے اور فرمایا اگر یہ ختم کرے تو قبول ہو گئی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یہ کس طرح ختم کرے۔ حضورؐ نے فرمایا آمین کے ساتھ۔ اگر آمین سے ختم کرے گا تو دعا قبول ہو گئی۔ (ابوداؤد)

آمین کی خصوصیت

ابن عباسؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا آمین پر۔ پس آمین بہت زیادہ کہا کرو (ابن ماجہ)

ے حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تین خاص چیزیں عطا ہوئی ہیں۔ اول نمازوں میں صف بندی دوم۔ السلام علیکم اور سوم مجھے آمین دی گئی۔ سوائے ہارون کے کہ موسیٰؑ جب دعا کرتے تھے تو ہارون آمین کہتے تھے۔ (ابن عدی)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آمین خاتم رب العالمین
علیٰ لسان عبادہ المومنین
(طبرانی)

یعنی آمین اپنے مومن بندوں کی زبان پر رب العالمین کی مہر ہے۔

خوف۔ بخاری۔ ترمذی۔ کنز العمال کے علاوہ جو حوالے کتب حدیث کے اس مضمون میں ہیں وہ تفسیر الدر المنثور اور تفسیر ابن جریر سے لئے گئے ہیں۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں۔ اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب اسلام آباد

آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ دعا سکھائی :-

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

(طٰہٰ : ۱۱۵)

اے پیغمبر! تو خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا رہ کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور افاضۂ روحانی کی بدولت تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہی دعا بذریعہ الہام سکھائی۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (تذکرہ)

کہ اے اللہ میرا علم بڑھا۔

علوم تو بے شمار ہیں لیکن اسلام کے عالمگیر اور کامل غلبہ کے لئے آئندہ جس قسم کے علوم کی ضرورت تھی اس کی تعیین کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو یہ دعا بھی سکھائی :-

رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ (تذکرہ)

کہ اے اللہ مجھے وہ علوم سکھا جو تیرے نزدیک بہتر ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی دعاؤں کو قبول کر کے حضورؑ کو وہ تمام علوم سکھائے جن کی قیامت تک ضرورت تھی۔ انہی عطا کردہ علوم کی بنیاد پر حضورؑ نے کم و بیش پچاسی کتب اردو، فارسی اور عربی میں تصنیف فرمائیں اور کئی اہم ارشادات فرمائے جن کو ملفوظات کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا مکتوبات اس کے علاوہ ہیں۔

حضورؑ اپنی کتب کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خوارق عادت تائید سے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔"

(سر الخلافہ از عربی)

حجۃ اللہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کا علم و شجاعت میں کمال مسلّم ہے وہ زمانہ تلوار کے جہاد کا زمانہ تھا اور یہ زمانہ قلم کے جہاد کا زمانہ ہے۔ ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

کِتَابُ الْوَلِیِّ ذُو الْفِقَارِ عَلِیٌّ

کہ ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے اسلام کے دفاع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو حضرت علیؓ کی تلوار سے مشابہت دی گئی ہے۔ جیسے حضرت علیؓ کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں کارہائے نمایاں دکھلائے۔ اسی طرح اس زمانہ میں اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں فراہم فرمایا ہے۔ غرض حضورؑ کی کتب مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہیں کیونکہ حضورؑ کی کتب میں ایسے تمام دلائل اور تائیدات اور نشانات کا بیان ہے جو ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے جو شخص اس زمانہ میں اسلام کا دفاع کرنا چاہتا ہے وہ حضورؑ کے علمِ کلام کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

فرمایا :-

"مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے بے شک جو شخص اس میں سے پئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہو تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔"

(ازالہ اوہام)

غلبۂ اسلام کے بارہ میں جو عظیم الشان بشارت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں ان کو بھی حضورؑ نے اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک حوالہ درج ذیل ہے :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا..... ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خوب یاد رکھو کہ دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے اور اے میرے دوستوں کی جماعت! تم صرف اسی حربہ سے غالب آ سکتے ہو۔"

(تذکرۃ الشہادتین از عربی)

غلبہ اسلام کے لئے جو دعائیں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو سکھائیں یا جو دعائیں حضورؑ نے اپنی زبان میں مانگیں ان کا ذکر بھی حضورؑ کی کتب میں ہی ملتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو ایک یہ الہامی دعا سکھائی :-

رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ

(تذکرہ)

یعنی اے میرے رب اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح فرما۔

اہلِ کتاب کے بارہ میں دعا فرمائی :-

"اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو ان بندوں کو اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خونِ مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا! ان کے لئے میری دعائیں سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۴)

دعاؤں کے علاوہ غلبۂ اسلام کے لئے جن تدابیر کا ذکر حضورؑ نے اپنی کتب میں فرمایا۔ ان میں سے بطور نمونہ ایک اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا :-

"ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار تیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں....."

فرمایا :-

"جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائیگا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کو موت آ جائے تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔"

(نور الحق حصہ دوم)

خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکابر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی کتب سے پورا پورا استفادہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام پڑھنے اور سننے کے لئے قادیان جا بیٹھے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے اپنی بے نظیر تصنیفات اور خطبات اور تفسیروں کو مسیح موعودؑ کی کتب سے ہی استفادہ کر کے لکھا۔ یہی کیفیت حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ کی ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۹ء کے جلسہ سالانہ پر خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا :-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے۔"

پھر فرمایا :-

"میں گواہ ہوں اور ہر قسم کھانے کو تیار ہوں کہ ان کتب کو سو دفعہ پڑھا دو سو دفعہ پڑھا ہر بار نئے مطالب سامنے آئے۔"

(بحوالہ الفضل یکم جنوری ۱۹۸۰ء)

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے جس دوست کی ہو نشانی بتا کر ذیل کے ایڈریس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(چوہدری اللہ بخش)
سابق صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

درخواست ہائے دعا

✓ میری بیٹی عزیزی امۃ الحفیظ کی طبیعت خراب ہے اس کو سینٹ رافیل ہسپتال فیصل آباد میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری عبدالرحیم دارالیمن شرقی ربوہ)

✓ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل سٹیفن سپروائزر گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے علمانہ امتحان میں کامیابی اور گریڈ نمبر ۱۷ میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم یہ کامیابی اُن کی ذات، جماعت اور سب عزیز و اقارب کے لئے ہر طرح مبارک و بابرکت فرمائے۔ آمین

عبدالرحمٰن صابر
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

✓ خاکسار کے والد محترم ملک محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں وہاں ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت سے پرزور درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک جاوید احمد شاہد۔ بھیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط نمبر ۱۶

سمندر اور قرآن حکیم

سمندر ہی سرچشمۂ حیات ہے

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب - ایم - ایس سی - ربوہ)

قرآن نہ تاریخ وجغرافیہ کی کتاب ہے اور نہ سائنس کی کہ ان علوم سے متعلق مسائل پر بحث کرے۔ وہ تو نوع انسان کے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ اور خدائے عزوجل کی طرف سے آنے والی آخری اور ابدی شریعت ہے۔ اس کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ وہ بھولی بھٹکی مخلوق کا اپنے خالق سے تعلق پیدا کرے اور اس کو وہ راستے بتائے جن پر چل کر وہ اپنے رب کی رضا حاصل کر سکتی ہے۔ اس غرض کے لئے اس نے کمال دانائی سے بہت سے ایسے امور کو جو روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں مثالوں کے ذریعہ اور تمثیلوں میں بیان کر کے ایسا قریب الفہم بنا دیا ہے کہ ایک معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی ان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ضمناً تاریخی حقائق بھی آ گئے ہیں اور جغرافیائی اور سائنسی مسائل پر بھی روشنی پڑ گئی ہے۔ تاکہ سوچنے والوں کے لئے وہ رہنمائی اور نصیحت کا موجب ہوں اور مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث۔ جہاں تک سمندر کا تعلق ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر کم وبیش اہم جگہ آیا ہے۔ ۳۳ مرتبہ تو بحر کے لفظ سے اس کا ذکر کیا گیا ہے اور ۸ یا اس سے زائد مرتبہ یَم کے لفظ کو استعمال کیا گیا ہے۔ یَم کے لفظ سے مراد بھی دراصل سمندر ہی ہے۔

قرآن کریم نے ایک اہم انکشاف یہ کیا ہے کہ زمین پر جس قدر زندگی پائی جاتی ہے وہ سب کی سب پانی کی بدولت ہے۔ حیات کا آغاز بھی پانی سے ہوا اور اس کی بقا کا دارومدار بھی پانی پر ہے چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ (الانبیاء ۳۱) یعنی ہم نے ہر چیز (یعنی زندہ چیز) کو پانی سے زندگی بخشی ہے۔ اس آیت کریمہ میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر جاندار چیز ابتداءً پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ پھر اس میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ حیاۃ کا قیام اور تسلسل بھی پانی پر منحصر ہے۔ نہ اس کے بغیر کوئی چیز زندہ ہو سکتی ہے اور نہ زندہ رہ سکتی ہے۔ زمین کی ساری سرسبزی و شادابی اسی پر منحصر ہے۔ تمام جڑی بوٹیاں پھل، پھول اور پتے اور ہر قسم کے میوے، ترکاریاں اور اناج پانی سے ہی اگتے اور نشوونما پاتے ہیں۔ پھر یہی پودے جانوروں اور انسانوں کی غذا بنتے اور ان کی بقا کا موجب ہوتے ہیں۔

اسی حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ. يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

(النحل آیت ۱۱-۱۲)

اللہ وہی تو ہے جس نے بادلوں سے پانی اتارا ہے اسی میں سے تمہارے پینے کا پانی مہیا ہوتا ہے اور اسی سے وہ درخت بھی تیار ہوتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو۔ وہ اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے کھیتی، زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور دوسرے ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں اس میں یقیناً ایک واضح نشان پایا جاتا ہے۔

جانوروں کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ

(النور - آیت ۴۶)

اور اللہ نے ہر چلنے والی چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔

گویا ہر قسم کے کیڑے مکوڑے، تمام چرند و پرند اور تمام جانور خواہ وہ تری میں رہتے ہوں یا خشکی میں سب کے سب بلا استثناء پانی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ پھر مخصوص طور پر انسان کے بارے میں فرمایا:۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا

(الفرقان - ۵۵)

اور وہ خدا ہی ہے جس نے پانی سے انسان بنایا۔

اسی طرح فرمایا:۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ. خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ

(الطارق ۶-۸)

انسان کو دیکھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ۔

(المرسلات ۲۱)

(اور ہم ان سے کہیں گے) کیا ہم نے تم کو ایک ذلیل پانی سے پیدا نہیں کیا۔

غرض قرآن کریم میں بار بار اس امر کا ذکر ہوا ہے کہ ہر قسم کی حیات کا آغاز پانی سے ہوا اور اس کا تسلسل اور بقا بھی پانی پر موقوف ہے۔ چونکہ پانی کا اصل منبع سمندر ہے۔ اس لئے ہم مندرجہ بالا بیانات سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم کے فرمودہ کے مطابق زندگی کا سمندر میں یا اس کے کناروں پر ہوا ہے ایک امی (فداہ ابی وامی) جو عرب کی وادی غیر ذی زرع میں پیدا ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو اس حقیقت کو آج سے چودہ سو برس قبل بیان کیا لیکن دنیا کے دانشوروں نے اس کو اب سے صرف ڈیڑھ دو سو سال قبل پہچانا۔ وہ قریباً سب کے سب اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ حیاۃ کا سرچشمہ سمندر ہے اور یہ کہ ہر قسم کی نباتی اور حیوانی زندگی پانی سے شروع ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ ساری خشکیوں اور تری میں پھیل گئی۔ اس جگہ بطور نمونہ چند حوالجات کا اندراج خالی از فائدہ نہ ہوگا

۱۔ سر ہیرلڈ سپنسر جونز اپنی کتاب لائف آن دی ورلڈ (Life on the world) میں حیات کی ضروری شرائط پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"زندگی کے قیام و بقا کے لئے ایک اور ضروری شرط یہ ہے کہ پانی موجود ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ مائع کی شکل میں ہو یا بخارات کی شکل میں۔ اگر زمین بالکل خشک ہو تو بیج پھوٹ نہیں سکتے.... نمی کی غیر موجودگی کے باعث اگر زندگی بالکل نابود نہ ہو جائے تو وہ خفتہ ضرور ہو جاتی ہے اور نشوونما جاری نہیں رہ سکتا۔ پانی حیوانی اور نباتاتی بافتوں کا جزو لازم ہے کیونکہ اس کے بغیر خلیئے زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ان میں نشوونما اور تقسیم کے ذریعہ افزائش کا عمل تو اسی طرح جاری رہتا ہے کہ وہ پانی کو جذب کرتے اور اس میں موجود کیمیائی مرکبات کو بطور غذا استعمال کرتے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ انڈے اور نطفے کے خلیئے تو خاص طور پر بڑے حساس ہوتے ہیں اور وہ نابیدگی (Dehydration) کو زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کی بارآوری کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے سے یا تو پانی میں ملیں یا ایسے نمدار ماحول میں جیسا کہ مادہ کی تناسلی نلیوں میں پایا جاتا ہے۔ کئی آبی جانوروں مثلاً مچھلی اور مینڈکوں میں تو بارآوری کا عمل ان کے جسم کے باہر ہی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جو جانور خشکی پر رہتے ہیں ان میں سے اکثر میں بارآوری اندرونی طور پر یعنی مادہ کی تناسلی نالیوں میں ہوتی ہے۔ غرض اس امر کا امکان معلوم نہیں ہوتا کہ زندگی کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکل میں بھی بغیر نمی کے ظہور پذیر ہو سکے"

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

"یہ مسئلہ کہ زندگی کا آغاز کب اور کس طرح ہوا ایک راز ہی رہے گا۔ ماہرین حیاتیات کا خیال یہی ہے کہ زندگی کی ابتدائی صورتیں پانی میں نمودار ہوئیں"۔

۲۔ ولیم جے کروسی اپنی کتاب سمندر کے راز ہائے سربستہ کی تحقیق' میں لکھتا ہے:

"زندگی کے آغاز کا حال معلوم کرنے کے لئے ہمیں مسلم واقعات کی دنیا سے نکل کر ذرا تصورات کی نظری دنیا میں جانا پڑے گا۔ اس سمت میں جانے کے لئے بہترین راہ وہ ہے جو روسی ماہر حیاتیاتی کیمیاء اے۔ آئی۔ اوپرن (A. I. Oparin) نے ۱۹۲۴ء میں دکھائی۔

جیسا کہ آج اکثر سائنس دان یقین کرتے ہیں اوپرن کا بھی خیال یہ تھا کہ حیات کا آغاز سمندر سے ہوا۔ سمندر کے شیر گرم پانی میں اگر چند کیمیائی اشیاء موجود ہوں تو ان کے لئے وہ پائیدار ماحول میسر ہو جاتا ہے جس میں وہ لمبے عرصے تک بغیر کسی تبدیلی کے موجود رہ سکتی ہیں۔ سمندر میں جو لامتناہی حرکت پائی جاتی ہے اس کے باعث بے جان کیمیائی اشیاء یکجا ہوئیں۔ ان میں باہمی تعامل ہوا اور وہ ایک دوسرے سے ملتی چلی گئیں۔ ایسی حالت میں جبکہ تعامل کا یہ زمانہ اربوں سال کی طویل مدت پر پھیلا ہوا ہو اور پھر اشیاء کے باہم ملاپ کے لئے اربوں مختلف صورتیں ممکن ہوں اگر زندگی کا آغاز اس نامیاتی شوربہ (سمندر) سے ہو گیا تو اس کو حیرت انگیز اعجاز کیوں کہا جائے۔ زمین کے اس ابتدائی دور میں جو حالات پائے جاتے تھے ان میں زندگی کا اعجاز ہو جانا ایک قدرتی اور ناگزیر امر ہے"۔

۳۔ ٹامس کنگ اپنی کتاب "پانی" میں لکھتا ہے:۔

"اس کرہ پر زندگی کا آغاز کب، کیسے اور کہاں ہوا اس بارے میں مختلف آراء اور قیاسات پیش کئے گئے ہیں لیکن ایک امر میں سب متفق ہیں کہ اس کا آغاز پانی میں ہوا۔ جس زمانہ سے انسان نے حالات و واقعات کا ریکارڈ رکھنا شروع کیا ہے اس سے قبل کے زمانہ میں زندگی کی کیا صورت تھی اس کا علم ہمیں ان رکازوں (فاسل Fossil) سے ہوا ہے جو زمین کے مختلف دوروں میں پانی کے اندر جمع ہونے والے مطروحات یا دُرد (SEDIMENTS) کے اندر محفوظ ہو گئے۔ اکثر ماہرین حیاتیات اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں سمندروں کے نمکین پانی میں حیات کا آغاز ہوا لیکن بعض کا نظریہ یہ ہے کہ یہ آغاز کھاری پانی کی بجائے میٹھے پانی میں ہوا۔ اسی طرح ماہرین کی رائے اس بارے میں بھی مختلف ہے کہ آغاز کب ہوا لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اب سے کم از کم ایک ارب سال قبل ہوا۔ عین ممکن ہے کہ اس سے زیادہ عرصہ قبل ہوا ہو۔

نہ صرف یہ کہ زندگی کا آغاز پانی میں ہوا بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ زندگی کبھی پانی سے جدا نہیں ہوئی۔ زندگی کا تمام عمل مادۂ حیات (پروٹوپلازم) میں اور اس کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک لغت میں مادۂ حیات کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ وہ ایک نیم سیال بیضینی (ایلبومینی) مادہ ہے جس پر زندگی کی بنیاد ہے اور جس سے تمام حیاتیاتی عضوئے ترقی پا کر معرض وجود میں آئے .... پانی مادۂ حیات کے لئے لازمی ہے اور مادۂ حیات زندگی کے لئے ناگزیر ہے"۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:۔

"جیسا کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں ابتداءً جاندار اشیاء کا مسکن سمندر تھا۔ سمندر سے ہی نہ صرف وہ جانور بے شمار تعداد میں پیدا ہوئے جو اب وہاں موجود ہیں بلکہ وہ جانور بھی سمندر سے ہی پیدا ہوئے جو بعد ازاں ساحلوں پر چلے گئے اور پھر میدانوں، جنگلوں اور صحراؤں کو انہوں نے اپنا مسکن بنا لیا"۔

(باقی)

۴ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی مزید توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی بیوی بغرض علاج ایچیسن ہسپتال لاہور میں داخل ہے احباب سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت سے نوازے [illegible]

Exploring the Secrets of the Sea: William J. Chomic.

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۔ سالانہ مرکزی امتحانات ۶ جون کو ہوں گے۔ تمام ممبرات لجنہ ابھی سے اس کی تیاری کریں۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔

۲۔ دفتر لجنہ کی طرف سے تمام لجنات کو ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ تمام صدر صاحبات اس کے مطابق اپنے ہاں کی قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والی اور ناخواندہ ممبرات کی تعداد سے دفتر ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ ضلع جھنگ اور ضلع سرگودھا کی لجنات اس اعلان کی خاص مخاطب ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالحلیم صاحب ولد عبدالحکیم صاحب مکان ۷۳۱ فضل سٹریٹ جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ میری بیوی محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت ۳۹۷۵/۷۲-۷۳ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۵۰۰ روپے جمع ہیں میرے علاوہ مرحومہ کا کوئی جائز وارث نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان	غزوہ احزاب
حجم	۱۰ ہزار الفاظ
نقد انعامات	اوّل ۷۰۰ روپے
	دوم ۵۰۰ روپے
	سوم ۳۰۰ روپے
آخری تاریخ وصولی	۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے فرزند عزیز ملک پرویز احمد خالد انجینئر سٹیل ملز کراچی کا نکاح بروز جمعہ مورخہ ۸۰-۱-۴ کو عزیزہ ریحانہ کوثر بنت مکرم میاں محمد رمضان صاحب سنوری ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ کے ہمراہ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی عزیز محمد صاحب مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ علی پور میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دینی و دنیاوی لحاظ سے ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عبداللہ امیر جماعت احمدیہ جیرو ضلع سرگودھا

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کچھ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور بغرض علاج حیدرآباد کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مربی صاحب موصوف کو محض اپنے فضل و کرم سے صحت کامل و عاجل دے کر سلسلہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری امّی جان مرحومہ

(مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب شاہد۔ یو۔ ایس اے)

میری امّی جان محترمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ محترم عبدالحمید خان صاحب شوق اچھرہ لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو رات تقریباً ½ ۱۰ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث بعمر قریباً ۶۴ سال انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت متقی، صابر، دیندار اور اسلام اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ بچپن میں ہمیں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی زندگی کے واقعات سناتیں اور ان کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے وجد کرتیں۔

اس جدائی کا صدمہ گو ہم سب بھائیوں کو ہوا لیکن سب سے زیادہ صدمہ ابّا جی کو ہوا جو کہ تقریباً اڑھائی تین سال سے صاحبِ فراش ہیں اور جن کی خدمت کرنے میں امّی جان نے اپنا آپ بھلا دیا تھا۔ مرحومہ نے نہ دن دیکھا نہ رات، اپنا آرام اور سکون بھول گئیں اور پھر ہم سب کو روتا اور تڑپتا چھوڑ کر اس فانی دنیا سے کنارہ کش ہو گئیں

مَیں اور میرا چھوٹا بھائی عزیزم مبشر احمد خان کچھ عرصہ سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ اس اچانک موت کی خبر ہمیں بذریعہ تار ملی اور ہم آخر لاہور پہنچ گئے۔ اٹرپورٹ سے برادران عبدالماجد خان، فرخ جاوید اور بہنوئی بشیر الدین محمود احمد صاحب مربّی جماعت احمدیہ جہلم کے ہمراہ سیدھے ماڈل ٹاؤن قبرستان میں گئے جہاں امّی جان کو ہزاروں من مٹی کے ڈھیر کے تلے پا کر ہچکی بندھ گئی۔ وہ امّی جان جنہوں نے اپنے کپڑوں پر کبھی مٹی کا داغ تک نہ لگنے دیا تھا اب کس سکون سے قبر میں سوئی ہوئی تھیں۔ ہزاروں میل کی مسافت کے بعد اپنی پیاری امّی جان کا چہرہ بھی دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

میرے سب سے بڑے بھائی محترم عبدالباسط خان جو کہ کچھ عرصہ سے دوبئی میں مقیم ہیں۔ امّی جان کی وفات سے چند روز پہلے لاہور ایک ماہ رہ کر واپس دوبئی چلے گئے۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ ان کی امّی جان سے آخری ملاقات ہے ورنہ واپس نہ جاتے۔

ہمارے ابّا جی کی طبیعت بچوں کی پرورش اور تعلیم کے معاملہ میں ہمیشہ کچھ سخت رہی۔ وجہ ان کی قلیل آمدنی، لاہور شہر کے اخراجات اور ہم پانچ بچوں کی پرورش اور تعلیم تھی۔ الحمدللہ کہ ان کی سخت طبیعت نے گھر میں کنٹرول رکھا اور ہم سب بہن بھائی دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہو گئے۔ امّی جان اس معاملہ میں نرم دل تھیں۔ اگر کبھی کوئی بہن یا بھائی کسی وجہ سے خفا ہو جاتے تو ہمیشہ بڑے پیار اور آرام سے سمجھا دیتیں۔ کبھی حرفِ شکایت لب پر نہ آیا اور بڑے صبر اور شکر کے ساتھ گزر اوقات کی۔

مجھے یاد ہے مَیں جب لاہور ویٹرنری کالج میں پڑھتا تھا ہمیشہ ابّا جی سے روپیہ مانگنے سے ڈرتا تھا۔ اچانک کوئی بڑا خرچ آ گیا۔ کتاب لینی ہے یا امتحان کی فیس ادا کرنی ہے تو ذہن میں یہ ہوتا کہ شاید ابّا جی کے پاس پیسے نہ ہوں اور اسی خیال سے نہ مانگتا تھا۔ آخر جب وقت بہت کم رہ جاتا تو امّی جان کو کہتا۔ امّی جان بہت پیار اور محبت سے مجھے سمجھاتیں کہ بیٹا پہلے کیوں نہ بتایا اور پھر کہتیں کہ تم اپنی پڑھائی میں دھیان رکھو اور پیسوں کا فکر ہم پر چھوڑ دو۔

ایک ماہ ابّا جی کے پاس گزار کر واپس امریکہ آ گیا ہوں۔ یہاں آنے کے بعد امّی جان زیادہ ہی یاد آئیں دن اور رات بہت بے چین گزرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور امّی جان کی مغفرت اور اپنے لئے صبر کی دعا کرتا رہا۔ ایک رات سویا تو خواب میں امّی جان کو دیکھا۔ ابّا جی کو یہ خواب لکھا تو انہوں نے فرمایا کہ خواب مبارک ہے اور تمہاری امّی جنتی ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری امّی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عنایت فرمائے اور ہم پس ماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہم ہمارے ابّا جی کی لمبی اور صحت مند زندگی کے دعا فرمائیں۔ اللّٰھم آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی آتو الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضۂ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کروانے کا انتظام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی اہلیہ سرور بیگم حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے مؤرخہ ۱۱ ½ ۸۰ کو بوقت ½ ۸ بجے صبح بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مؤرخہ ۱۲ ½ ۸۰ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور ہم سب لواحقین کی از راہِ شفقت دلجوئی بھی فرمائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ مرحومہ کے ۵ لڑکے برسرِ روزگار ہیں اور ایک لڑکی ہے۔ تمام بچے صاحب اولاد ہیں مرحومہ کی عمر بوقت وفات تقریباً ۶۵ سال تھی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نذیر احمد منہاس۔ المنار الیکٹرک کمپنی شاہی روڈ۔ رحیم یار خان)

۲۔ ملک محمد خان صاحب ولد ملک گل محمد صاحب ۲۵ جنوری ۸۰ء کو قریباً گیارہ بجے شب بعمر ۷۱ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک اور ملنسار بزرگ تھے۔ وصیت کے نظام میں شامل تھے۔ ۲۶ جنوری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن نے دعا کروائی

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے، تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (سلطان احمد ادریس۔ دارالیمن وسطی ربوہ)

درخواست دعا

میرے ابّا جان مکرم علی انور صاحب ابڑو لاڑکانہ کئی سال سے بیمار ہیں۔ انہیں شوگر اور دل کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے ابّا کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔ (منصورہ انور بنت علی انور ابڑو۔ لاڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اول)

تعلیم اور جو احکام قرآن کی شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ اسے معاشرہ کہہ لیں یا نظام یا ضابطۂ حیات وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے پیش نہیں کیا۔ وہ خدا تعالےٰ کا عطا کردہ ہے اس میں تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کے مخالفین ہی اس میں تغیر و تبدل کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو ایمان لانے کے باوجود دین میں بدعات داخل کرتے ہیں یا بد رسوم کی پیروی کرتے ہیں وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں زبان حال سے وہ بھی یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ خدائی احکام کو ان کی مرضی کے مطابق بدل دیا جائے۔ سو اگر ہم احمدی واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کے لائے ہوئے احکام کی معرفت رکھنے والے آپ سے حقیقی معنوں میں پیار کرنے والے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے والے ہیں تو ہمیں ہر قسم کی بدعتوں اور بد رسوم سے دور رہنا پڑے گا اور ہر قسم کی بدعملیوں سے اجتناب کرنا پڑے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں تبدیلی کرنا پڑے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ مجھ میں تو یہ قدرت ہی نہیں کہ ان خدائی احکام میں تبدیلی کروں۔ پھر اور کون ہو سکتا ہے جو اس تبدیلی کا سوچ بھی سکے۔

حضور نے فرمایا کہ نافرمانی کی سزا سے جو یوم عظیم کے عذاب کی شکل میں ملے گی کوئی کسی کو نہیں بچا سکتا۔ ہر شخص اپنی جان کا خود ذمہ وار ہے۔ اگر ہلاکت طلب کرنے والی جماعتوں میں آپ نے شامل ہونا ہے تو آپ کی مرضی اور اگر آپ نے قرآنی احکام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر خدا کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔ تو یہ بھی آپ پر منحصر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو خدا تعالےٰ نے یہ اعلان کروایا کہ اگر میں نافرمانی کروں یا خدائی احکام میں تبدیلی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کوئی مجھے اس سے نہیں بچا سکتا۔ پھر آپ لوگوں کو یا دوسروں کو اگر وہ نافرمانی کریں کون بچا سکتا ہے۔ یہ بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے اور احکام الٰہی کی اطاعت کا جؤا اپنی گردنوں پر رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا آج ابتدا ہو گئی ہے میری طرف سے تبلیغ کی۔ میں کچھ عرصہ آپ (مراد احباب جماعت) کی اصلاح کی کوشش کروں گا کہ بد رسوم اور خلاف اسلام باتیں آپ کے درمیان راہ نہ پا سکیں۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کسی قدر سختی سے بھی کام لوں گا۔ نوع انسانی کی زندگی میں انقلاب برپا کر کے انہیں اطاعت الٰہی کے دائرہ میں لانا آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کی گئی ہے یہ امر یاد رکھیں کہ نئی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب لانے سے پہلے آپ کو اپنی زندگیوں میں انقلاب لانا پڑے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

چندہ وقف جدید ناصرات الاحمدیہ

بفضل مذا ۴ جنوری ۱۹۸۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔ خاکسار ناصرات کی تمام عہدہ داروں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ چونکہ حسب الارشاد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چندہ وقف جدید کا ایک حصہ بچوں اور بچیوں کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ فوراً بچوں سے لے کر ناصرات کی عمر تک تمام بچیوں سے چندہ مذکورہ کے وعدے لے کر پوری توجہ اور کوشش سے وصول کریں۔ چندہ اپنی لجنات کے ذریعہ (یا جو مقامی انتظام ہو) مرکزی دفتر وقف جدید میں ارسال کیا جائے۔ مگر ناصرات کے چندہ کی رقم اطفال سے الگ ناصرات کے نام سے درج کروانا نہ بھولیں۔ ورنہ چندہ اطفال کے خانہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ ناصرات کے وعدوں کی مجموعی رقم سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھی اطلاع دیں۔

سیکرٹری ناصرات مرکزیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ختم ہو رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین نوٹ فرمالیں کہ وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ۲۹ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ کی طرف سے وعدہ کا ۱/۱۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

خاکسار:۔ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

المناک وفات

۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو ساڑھے چھ بجے شام محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (موجودہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ) ٹرک کے ایک حادثہ میں بعمر قریباً ۴۸ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بہت مخلص احمدی، پابند صوم و صلوٰۃ، دعا گو، تہجد گزار اور مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں۔ کسی ضرورت کے سلسلہ میں سڑک کے پار واقع ایک عزیزہ کے گھر جا رہی تھیں کہ ٹرک کی زد میں آ گئیں۔ حادثہ کے معاً بعد حافظ آباد کے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹری مشورہ پر انہیں لاہور لے جایا جا رہا تھا کہ رستہ میں ہی قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے پاس انتقال کر گئیں۔

موصیہ ہونے کی وجہ سے دوسرے دن جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا عزیز رشید محمود احمد متعلم نشتر میڈیکل کالج ملتان چھوڑا ہے جسے مرحومہ نے خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی نیت کی ہوئی تھی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور سوگوار خاوند اکلوتے بیٹے اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

اکسیر اچھارہ
خنثل اور بہیم کے اچھارہ کیلئے
فی پیکٹ دو روپے درجن ۱۸ روپے
گرس ۲۰۱/۶۰ روپے پوسٹیج علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل پرائیس لسٹ مفت
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر رام ہومیو) جنوبی پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵